مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

دار العلوم منظرِ اسلام
بریلی شریف (انڈیا)
اور
پاکستان
بحوالہ
دینی علمی فیضان

بفیضانِ نظر
پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ
قاضی محمد فضل رسول حیدر صاحب رضوی
دامت برکاتہم
سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدثِ اعظم پاکستان

از علامہ
محمد عبد القوی نوشاہی اویسی
ابنۂ نور الٰہی
ایم اے گولڈ میڈلسٹ

شعبۂ نشر و اشاعت
جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام محسن کالونی فیصل آباد
فون ۶۲۸۳۱۹

آپ

جامعہ شیخ الحدیث (رجسٹرڈ) منظر اسلام

کی

کس کس طرح مدد کر سکتے ہیں

- جامعہ کی زیرِ تکمیل عمارت کا کوئی کمرہ یا طلبہ کے لئے دارالاقامہ بنوا دیں۔
- صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کرنے کیلئے اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اس دینی درس گاہ پر وقف کر دیں۔
- اپنی آمدنی سے کچھ ماہوار یا سالانہ ادارہ ہذا کے لئے مقرر فرما دیں۔
- اپنے حلقۂ اثر میں جامعہ کا تعارف کرائیں اور امداد و اعانت کی ترغیب دلائیں۔
- جامعہ کے شعبہ نشر و اشاعت میں کوئی کتاب چھپوا کر اپنے بزرگوں کو ایصالِ ثواب کریں۔
- جامعہ کے جریدہ "منظرِ اسلام" کے خریدار بنیں اور دوستوں کو خریدار بنائیں۔

فون:- ۶۲۸۳۱۹

مہتمم جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام گلشن کالونی نزد والار وڈ بالمقابل بڑا قبرستان فیصل آباد

باسمہ تعالیٰ

حرفِ آغاز

ہندوستان میں انگریز اپنا پنجہ تسلط جما چکا تھا اور مسلمان قوم کے دلوں میں فروزاں عشق مصطفوی کی شمع کو گل کرنے کے لیے وہ علماء سوء کو اپنا آلہ کار بنا چکا تھا۔ ان علماء سوء نے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شان پر بے باکانہ حملے کئے۔ ان زبان درازوں نے بتوں کے خلاف نازل شدہ آیات قرآنیہ کو اولیاء اللہ پر چسپاں کر دیا۔ بات اِیں جا رسید کہ خاصانِ خدا کو معاذ اللہ جاہل، مجبور، محض بے بس، بے علم اور عمومی انسان گردانا جانے لگا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضہ اطہر کو صنم اکبر، گنبد خضریٰ کی زیارت کو حرام کہا گیا اور آپ کی ولادت طیبہ کی مشابہت کھیا ےنم کے دن کے ساتھ قائم کی گئی۔

یہ سب کچھ انگریز کی ایماء پر ہوا تھا کہ انگریز کافر جوامت مسلمہ اور تعلیمات نبویہ کو مٹانے پر تلا ہوا تھا۔ اس نے علماء سوء کی کتب مفت تقسیم کیں۔ آخر کیوں؟ ایک طرف تو وہ مدارس کی اراضی پر غاصبانہ قبضے کر کے انہیں ختم کرنے کے درپے ہوا اور دوسری طرف وہ کتابیں مفت تقسیم کرے۔ در حقیقت اس نے اپنے آلہ کار علماء سوء سے ایسی کتابیں لکھوائیں جن کو پڑھ کر اُمت محمدیہ کے دور نبوی سے فاصلے بڑھتے تھے۔ جن کے مطالعہ سے اُمت مسلمہ کے دلوں میں حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات کے بارے میں ایک عمومی انسان جیسا تصور جاگزیں ہوتا تھا۔ جن کتب کے ہر لفظ و حرف سے حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصائل و شمائل کے ذکر سے روگردانی کی بو آتی تھی اور انہی سیاہ اوراق سے قارئین کے اذہان میں عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں انتہائی نرم و لچکدار گوشہ ترتیب دینے کی مذموم کوشش کی گئی تھی تاکہ یہی لچکدار رویہ بعد میں نبوت کے مدعی کی بیساکھی بن سکے۔

ایک سادہ لوح مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آخر یہ سب کچھ ایسا کیوں ہوا؟ دراصل انگریز مسلم قوم کی غیرت و حمیت سے واقف تھا۔ وہ معرکہ بدر و حنین اور اُحد سے باخبر تھا۔ وہ اس فاقہ کش مسلمان سے خائف تھا جس کے بارے میں علامہ اقبال رقمطراز ہیں۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا\
رُوحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

انگریز حیران و ہراساں تھا کہ کہیں نام احمد ﷺ پر مرمٹنے والا، کف دست پر جان کا نذرانہ لئے پھرنے والا، ایک دن پھر طوفان نہ بن جائے اور یہ ٹوٹا ہوا ستارہ کہیں پھر مہ کامل نہ بن جائے۔ اُسے اپنے اس

مکروہ عزم میں بازیابی کا واحد حل علماء سوء کے انتخاب میں نظر آیا۔ اس انتخاب میں نجد و دیوبند کا کامل اشتراک تھا۔ پھر مزید یہ کہ دارالعلوم دیوبند بھی انگریز کی تحریک کا شاخسانہ تھا۔ اسے انگریز کی مدد حاصل رہی اور اس کے مدرسین وکارکنان کی اکثریت ایسے افراد پر مشتمل تھی جو انگریز کے قدیم ملازم اور پنشن لینے والے تھے۔ ان حالات میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ گنبد خضریٰ کے مکیں کی پشت پناہی میں عشق مصطفوی کا علم تھامے للکارتے ہوئے آگے بڑھے اور رجز پڑھتے ہوئے گرجے۔

اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آپ مذاہب باطلہ پر برق بن کر گرے صاعقہ بن کر ٹوٹ پڑے آپ کے قلم کے نشتر نے باطل کے سینہ پر کینہ کو چاک کر دیا۔ آپ کے لسان و قلمدان دونوں ہمہ وقت معروف جہاد تھے لیکن ابھی تک ایک ایسے معہد علمی کی احتیاج باقی تھی جہاں مستقبل کے لیے مستقل بنیادوں پر علماء فضلاء کی ایسی کھیپ تیار کی جائے جو مذہب و ملت کی آزادی، عظمت مصطفوی کی سربلندی اور عشق نبوی کی دلنشینی کے لیے ہمہ وقت سرگرم عمل رہے۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے خلف رشید تلمیذ مجید علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ نے اپنے ہم مشرب مولانا حسن رضا خاں اور مولانا حامد رضا خاں علیہما الرحمۃ سے اس بابت بات کی تو ان تینوں نے اپنی باہمی مشاورت سے مولانا حکیم سید محمد امیر اللہ شاہ بریلوی علیہ الرحمۃ کو ان کی سیادت کے پیش نظر منتخب کیا کہ اگر خانوادہ سادات کا یہ چشم و چراغ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ سے مدرسہ کے قائم کرنے کا سفارش نامہ اپنی زبانی سنا دے تو اعلیٰ حضرت ان کے سیدزادہ ہونے کے ناتے ہماری تجویز ضرور تسلیم کر لیں گے۔

یاد رہے اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اعلیٰحضرت کو اس وقت مدرسہ کی کمی کا احساس نہیں تھا بلکہ آپ کی بصیرت وزیرکی آپ سے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کے سلسلہ میں مصر تھی لیکن تاخیر والتواء کا سبب تصنیف و تالیف میں غایت درجہ مصروفیت تھی اور اس کا اظہار آپ نے حکیم سید محمد امیر اللہ شاہ صاحب سے کیا تب حکیم صاحب لجاجت بھرے انداز میں گویا ہوئے۔

حضور سیدی! اگر بروز محشر مجھ سے بریلی میں دیوبندیت کے فروغ کا سبب پوچھا گیا تو میں آپ کے نام کی مالا جپ دوں گا۔

اعلیٰحضرت نے دریافت فرمایا: یہ کس بنا پر؟

سید صاحب نے عرض کیا: آپ مدرسہ جو قائم نہیں فرما رہے۔

اعلیٰحضرت نے پھر فرمایا: چندہ کی فراہمی اور انتظامی امور کی نگہداشت کی بناء پر میرا تصنیفی سلسلہ متاثر ہوگا۔

سید صاحب پھر اُمید کی لے میں نغمہ سرا ہوئے: تائید آپ کے سخن کی، خشت تاسیس آپ کے دست کی اور کام میرے ہم دست اور آپ کے اس سرپرست کا

اس پر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے مصمانہ انداز میں مدرسہ کے قیام کی اجازت مرحمت فرما دی۔ جس کا تاریخی نام آپ کے برادر خورد امام حسن رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے "منظر اسلام" تجویز فرمایا۔ اوائل میں تو ہندوستان کے شہر رحیم یار خاں میں اعلیٰحضرت نے اپنے درس بخاری سے اس کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں شہر بریلی میں اس کو سنگ و خشت کے مستقل پیرہن سے زینت بخشی گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ اہل نجد و دیوبند تو پہلے ہی آپ کی تصانیف کے پیدا کردہ انقلاب میں ڈوبے ہوئے ڈبکیاں لے رہے تھے۔ منظر اسلام کا قیام تو ان کے سروں پر لٹکتی ہوئی ذوالفقار حیدری ثابت ہوا علماء سوء نے رعونی کی خاطر رہبری کا جو لبادہ اوڑھ رکھا تھا اعلیٰحضرت نے اسے اپنے خنجر برق بار سے تار تار کر دیا۔ نتیجۃً لوگوں کے سامنے یہ اپنے اصلی رعونی روپ میں برہنہ ہو گئے اور اپنی برہنگی پر اتنے ذلیل و خوار اور شرمسار ہوئے کہ انہیں کہیں بھی منہ چھپانے اور اپنی کرتوتوں کے ستر ڈھانپنے کے لیے کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ بالآخر طعن و تشنیع اور کذب و تحریف کے عریاں لباس سے ہی اپنے ننگے پن کو چھپانے لگے۔

عجب کچھ پھیر میں ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ادھڑا تو یہ ٹانکا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے تبلیغی، تدریسی، تعلیمی اور تصنیفی سلسلہ کے امین دار العلوم "منظر اسلام" کی تاسیس کو آج ایک صدی بیت چکی دعا ہے اللہ عزوجل اس ادارہ کو زینہ و صعود پر سلامت تا قیامت رکھے اور بقول حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ: اللہ کے نبی کی تحریک چالیس سال کے بعد بار آور ہوتی ہے اور ولی کی تحریک ایک سو سال کے بعد کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہے اس قول کی تائید میں منظر اسلام ایام ماضیہ میں جن کامرانیوں سے ہمکنار ہوا ان سے کہیں فزوں تر سربلندیاں اس کا مقدر بنیں گی ان شاء اللہ عزوجل۔

منزلیں آ کے پکاریں گی سفر سے پہلے
جھک پڑے گا در زنداں میرے سر سے پہلے

محمد عبد القوی نوشاہی اویسی

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

یہ فیضانِ نظر تھا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے اسماعیل کو کس نے آدابِ فرزندی

علم سے مرصّع ہر منبع جنّتِم و معلّمِ عالم کی مثال کسی بھی حسین وجمیل ثمر آور شجر سایہ دار کی جڑ کی مانند ہوتی ہے جو کثیر التعداد شاخوں کے حامل مستحکم و مضبوط تنے کے جنم کا سبب بنتی ہے بالفاظ دیگر کہا جاسکتا ہے کہ جڑ سے پھوٹنے والے تنے سے کئی ایک بڑی چھوٹی شاخیں عمل تولد کے مراحل طے کر کے مزید کثیر التعداد شاخوں میں تقسیم ہو کر پروان چڑھتی ہیں اور پھر ہر شاخ ۔ اس کے گل و ثمر اور برگ و نور بھی اپنی لطافت حلاوت میں افادیت کلی رکھتے ہیں جن سے بنی نوع انسان، چرند پرند، جمیع مخلوق اپنے حسب دل خواہ استحاع کرتی ہے بعینہ بات کسی بھی مادر علمی کی ہواس کے پانی کی مثال تو جڑ ہے اور وہ مادر علمی تنے کی مثل ہے اور پھر اس مادر علمی کی مختلف مواضع و اماکن میں مزید شاخ در شاخ کی تقسیم کی مثال پھولوں اور پھلوں سے جھکی لدی شاخیں ہیں جو کُل افادیت کا موثر سبب و ذریعہ بنتی ہیں اسی طرح کسی بھی مادر علمی کی ذیلی درسگاہوں میں تقسیم اس کے علمی، تعلیمی، درسی اور تدریسی ثمرات مجملہ اور رشتو یراور تعمیرو تشہیر کی ضامن ہوتی ہے۔ جس سے خواص عوام کا جم غفیر اپنی علمی ادبی اشتہا کی تکمیل کرتا ہے تو اس شجر سایہ دار کی جڑ کی مثال السید الاملم البحر الهمام بقية السلف الكرام احد الائمة الزهاد و الكاملين العباد الشاه احمد رضا خاں قدس سره العزیز ہیں جن سے دارالعلوم منظر اسلام کا قد آور و مشاور رشتو جو دو باکمال پا کر عالم شباب کو پہنچا جس کی ثمر آور شاخوں سے کل عالم کو دینی اعتقادی حلاوتوں بھرے ثمرات میسر ہیں۔

1904 م /**1322** ھ میں دار العلوم کے عمل تاسیس سے قبلہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کا مطمح نظر ارض بریلی پر صرف سنگ و خشت کی چار دیواری ہی نہ تھا بلکہ درس اصحاب۔ صفہ کی اشاعت و ترویج کی روایت حسنہ کو عملی جامہ کی صورت میں تا قیام قیامت تک تسلسل و استمرار میں پرو دینا مقصود تھا کہ جس کی ضیاء پاشیوں اور ضوفشانیوں سے جمیع مخلوق دین حنیف پر عملی تمسک اختیار کرلے اور اعتقادیات کے میادین میں بھی متحمل نہ ہو سکے پس آپ کی شبانہ روز کی اَن تھک جہد مستمر، سعی اخلاص اور جگر کاوی کے سبب ہی منظر اسلام علم و فن کی درس و تدریس، کتب کی تالیف و تصنیف، عقائد کی تنقیح و تصریح، عشق مصطفوی کی تبلیغ و ترویج میں برصغیر پاک و ہند تو کیا بلکہ دنیائے اسلام کے افق پر آفتاب نصف النہار کی طرح منور ہوا اور ہے اور رہے گا بفضل خدا عزوجل و رسولہ۔

اس معہد علمی نے بہتر و ابتر حالات میں بھی اپنے دینی اور مسلکی تصلب جیسے مقصد اہم اور عزم اعظم پر گرفت کی دسترس کی گرہ ڈھیلی نہ ہونے دی گردش زمانہ کی پیہم تند و تیز عاصف و قاصف اور صرصر و عقیم ہواؤں میں بھی اپنے پائے ثبات کو متزلزل نہ ہونے دیا بلکہ اپنے صد سالہ عظیم دور حیات میں اساتذہ، طلباء اور عامۃ الناس کو عقائد مسلک اہل السنۃ کی سلک نظم میں پرو دیا۔

بے سروسامانی اور تنہائی کے عالم میں منظر اسلام نے عرصہ قلیل میں نقش دوام کی صورت میں تاریخ کے اوراق پر مدارس کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھنے والے انمٹ نقوش منقش کیے اور دست ہائے اغیار کو در خور اعتناء نہ لانے کا عملی ثبوت یوں ثبت کر دکھایا کہ جب نظام حیدر آباد دکن نے اس درسگاہ کے لیے بطور عطیہ دو صد روپیہ ماہانہ کا اعلان کیا تو نبی مکرم کے دست کرم کی گدائی پر گزارا کرنے والے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ان سکوں کو تاحیات وصول نہ کیا کیونکہ!

اس گلی کا گدا ہوں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

اسی طرح موجودہ مہتمم و سجادہ نشین حضرت علامہ سبحان رضا خاں رضوی صاحب زید مجدہ نے بھی وزیر اعظم ہند کی دو کروڑ روپیہ کی پیشکش کو اتباع نقش قدم اعلیٰ حضرت کی ٹھوکر سے ٹھکرا کر یاد اسلاف تازہ فرمادی۔

ارتشاح کلمات مذکورہ سے راقم کا مقصود دارالعلوم منظر اسلام کے تعارفی عقیدت نامہ کی گرہ کشائی تھا۔ ہمارا موضوع متن منقار قلم کو حدود و قیود میں مسدود کر کے پاکستان میں منظر اسلام کے دینی علمی فیضان کی طرف کشاں کشاں سرکانے کی سعی حاصل میں بازیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اس امر و عنوان کے تحت بے بضاعتی کے عالم میں کچھ نقوش محض ذیلی سطور میں محفوظ ہیں۔

ملک عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں منظر اسلام کے دینی علمی فیضان کو محبت و عقیدت کے الفاظ و کلمات کے موازین میں ناپنے یا تولنے کے عمل کو کم عملی و کج فہمی سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا لیکن پھر بھی اپنے جذبات و احساسات عقیدت کو لسان قلم پر لا کر جواہر محبت کی مالا بنا کر محبوبین کی سینے پر آویزاں کرنے کی سعادت سے مسعد ہو رہا ہوں۔

میری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو
کہ فطرت خود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

یادرہے، بات حسن تعمیر کی ہو تعریف کا مرجع معمار ہی ہو گا تعریف تصویر کی ہو توصیف حقیقتاً مصور کی ہی متصور ہوگی بات کلام کے حسن کی ہو مدح متکلم کی ہی کہلائے گی انداز تحریر میں رنگ حسن بھر دیا جائے تو داد تحسین کا استحقاق محرر کو حاصل ہو گا قابلیت واہلیت اگر تلمیذ کی بیان کی جائے تو حقیقت میں تعریف وتوصیف اس کے معلم اور مادر علمی کی ہی ہوگی جو مادر علمی کو پہلے ترتیب وتدریب کا سانچہ بناتا ہے پھر اپنے تلمیذ کو علم کی آنچ دیکر تیشۂ عمل سے تراش تراش کر اس سانچے کے مطابق ڈھال دیتا ہے۔ اس لئے کہ

میں سمجھتا ہوں تیری عشق گری کو ساقی
کام کرتی ہے نظر نام ہے پیمانے کا

اس سلسلہ میں منظر اسلام بریلی شریف سے اکتساب فیض کرنے والی ان نادر الوجود شخصیات کے تذکرہ خیر کے جرعہ کفایت سے ہم مکتفی ہوں گے کہ جو دین مصطفوی اور عشق مرتضوی کی امین ہو کر ارض پاکستان میں محو تبلیغ ہوئیں جنھوں نے لوگوں کی گمنام زندگیوں کی تاریک راتوں میں سدا بہار روشنی کے چراغ جلا کر رکھ دیئے۔

چمن کی بات ہو یا بزم ے کا نام آئے
لبوں پہ تذکرہ یار آ ہی جاتا ہے

ویسے بھی اگر ہم پاکستان کے دینی افق کا بنظر طائرانہ مشاہدہ کریں تو اس حقیقت کی تبیین ہوتی ہے کہ لفظ "رضا" کا اسم نسبت تذکیر یا تانیث (رضوی / رضویہ) کی صورت میں اکثر مدارس وجامعات کے اسماء میں اکلیل عروس کا سماں باندھتا ہے یہ فیضان رضا اور جامعہ رضویہ منظر اسلام کی علمی یادگار کا محبت بھرا اتین ثبوت ہے۔

چونکہ بانی جامعہ رضویہ منظر اسلام قبلہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو سادات کرام سے غایت درجہ انس و پیار تھا ان کے اس گوشہ محبت کو معمول میں لاتے ہوئے ہم **سید السادات امام المحدثین علامہ مولانا سید محمد دیدار علی شاہ قدس سرہ** العزیز کی خدمات نبیلہ کو مبدا عنوان بناتے ہیں اگرچہ آپ نے دیگر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے مراحل علم کی تکمیل جلیل کی مگر اعلیٰ حضرت کی نظر کیمیا و سیمیا گر نے سونے پر سہاگے کا کام کیا آپ کو امانت خلافت کی عطا سے سلسلہ قادریہ رضویہ کا امین بھی بنا دیا اور فقہ حنفیہ کی تمام کتب کی اجازت روایت بھی مرحمت فرمائی اعلیٰ حضرت کی صحبت کے شب وروز میں منظر اسلام کی علمی اور فنی خدمات وتعلیمات کے عمیق مشاہدہ نے آپ کی دل میں منظر اسلام کی نہج پر دینی ادارہ کی تاسیس وتعمیر کی قلعی کھول دی۔ ۱۹۲۵ء میں شہر لاہور میں آپ نے "حزب الاحناف" کے نام پر دار العلوم کی خشت تاسیس اپنے

دست کرامت سے رکھی۔

مزید تقدیر کی اہم وجہ موافقت کا اظہار یوں ہوا کہ آپ جگر گوشہ **علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ** آپ کے خلف ارشد ثابت ہوئے آپ اپنے والد گرامی محدث الوری اور حضرت صدر الافاضل کی سنگت و معیت میں بارگاہ اعلیٰ حضرت میں حاضر ہوئے فقہ کی جزئیات، تقابل ادیان اور دیگر علوم پر مہارت تامہ حاصل کی دوسرے علماء کے ساتھ خدمت افتاء نویسی بھی انجام دی جس کی نگرانی خود قبلہ اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے جس کا اثر بایں طریق ظاہر ہوا کہ پاکستان میں ہزاروں فتاویٰ آپ کی نوک قلم سے مترشح ہوئے فتاویٰ رضویہ کی جلد اوّل اور بہار شریعت کے ابتدائی حصص آپ کے زیر نظر مرحلہ طباعت و اشاعت سے گذرے اور حزب الاحناف میں سلسلہ درس و تدریس کی صورت میں روایت اسلاف کو بھی جاری رکھا الحاصل یہ پدر و ولد دونوں کی کاوشوں نے "حزب الاحناف" کی خیمہ زنی کر کے تاریخ سنیت میں فیضان رضا کے مثالی نقوش منقش کر دیئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو تختہ وصال پر غسل دینے کی سعادت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے قبلہ سیدی اعلیٰ حضرت نے علامہ ابوالبرکات علیہ الرحمۃ کو بھی تمام علوم اسلامیہ، قرآن و حدیث، فقہ اور سلاسل طریقت کی خصوصی سند اپنے دست مبارک سے لکھ کر عطا فرمائی۔

علامہ محدث الوری قدس سرہ العزیز کے صاحبزادے اور علامہ ابوالبرکات علیہ الرحمۃ کے برادر اصغر **علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری قدس سرہ** نے اپنے والد گرامی اور دیگر اساتذہ سے کتب پڑھیں۔ قبلہ سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور صدر الافاضل علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادی سے بھی مستفیض و مستنیر ہوئے مسجد وزیر خاں لاہور میں منصب امامت سنبھالا پاک و ہند کی تحریک میں عدیم المثال فعال کردار ادا کیا متعدد بار جیل کی سلاخوں کے پیچھے آپ کو محصور کیا گیا مگر آپ کے پائے ثبات کو جنبش تک بھی نہ آسکی۔ جیل ہی میں آپ نے علمی گوہر فشانیوں سے اوراق جڑے تو وہ "ظہیر ابواسحات" کے نام سے موسوم ہوئے۔ اعلیٰ حضرت کی ساتھ آپ کی قلبی محبت و عقیدت کا صحیح احساس آپ کی شستہ گفتگو سے ہوتا تھا۔

فقاہت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندہ ترین تصویر مولانا **ابویوسف محمد شریف قدس سرہ** تھے آپ ملقب بہ فقیہ اعظم اور محدث کوٹلوی ہیں۔ آپ سلسلہ خرقہ خلافت میں اعلیٰ حضرت کی طرف سے ماذون تھے۔ فقیہ اعظم کا لقب بھی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا عطا کردہ ہے۔ آپ نے علم کدہ رضویت پہنچ کر اکتساب فیض کیا واپس سیالکوٹ کے قصبہ کوٹلی لوہاراں آ کر فقہ حنفیہ پر مثالی کام کیا سراج الامت امام اعظم ابوحنیفہ کے مسلک فقہ پر حافظ ابن ابی شیبہ کے وہ اعتراضات جن میں امام اعظم علیہ الرحمۃ کے بعض مسائل کو

خلاف حدیث گردانا گیا ہے۔ جب انہی اعتراضات کو آڑ بنا کر غیر مقلدین نے عوام کو بہکانا چاہا تو آپ نے کتاب " تائید الامام باحادیث خیر الانام " تصنیف کی اس میں ابن ابی شیبہ کے اعتراضات کا مسکت رد تحریر فرمایا اس کتاب کے مطالعہ پر حضرت صدر الافاضل کے یہ الفاظ تھے " حافظ ابن ابی شیبہ اگر آج ہوتے تو ضرور اس تحریر کی قدر کرتے اور اس کو اپنی مصنف کا جز بناتے یا کتاب الرد کو مصنف سے خارج کرتے "

حضرت مولانا محمد سردار احمد محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے بریلی شریف سے پاکستان آکر جب جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سنگ بنیاد رکھا تو شجر رضویہ کی آبیاری کے لیے اولاً مالی معاونت بھی فقیہہ اعظم مولانا محمد شریف علیہ الرحمۃ نے ہی فرمائی۔

نائب مجدد اعظم حضرت شیخ الحدیث ابوالفضل محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ ملقب بہ محدث اعظم کو سلسلہ خانوادہ اعلیٰ حضرت میں وہی حیثیت حاصل تھی جو بدن انسانی میں ریڑھ کی ہڈی کو حاصل ہوتی ہے آپ کے عدم ذکر سے فیضان رضا کی تاریخ کا باب ادھورا ہی رہ جائے گا دارالعلوم منظر اسلام بریلی ہو یا مظہر اسلام بریلی، آپ کی قلبی اتجاہات کے رہین رہے منظر اسلام کو **من کل الوجوہ** بام تکمیل تک پہنچانے میں آپ کی سہر اللیالی اور عرق ریزی کا خاصہ عمل دخل تھا آپ مسادہ صدر الاساتذہ پر بھی حکمت نشین ہوئے اور تدریس دورہ حدیث شریف کا آغاز بھی بریلی شریف سے فرمایا تقسیم ہند کے بعد پاکستان تشریف آوری پر آپ نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سنگ تاسیس رکھا۔ پہلے پہل دارالعلوم کی عمارت محض ایک شامیانہ ہی تھا جو بعد میں عالیشان پرشکوہ عمارت پر منتج ہوا۔

آپ کے زیر تلمذ رہنے والے کثیر التعداد تلامذہ پاکستان آئے جنہوں نے مدارس و جامعات قائم کر کے علم رضویت کو اوج ثریا تک پہنچا یا ہاں، اغیار بھی اس بات کے معترف ہیں کہ پاکستان میں پیغام رضا اور عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شمع کو شعلہ دوام عطا کرنے والے محدث اعظم ہی ہیں تو کچھ بے جا نہ ہوگا کہ آپ کے دم قدم سے پاکستان نغمات رضا سے گونج اٹھا۔

سنگ اس کے ہاتھوں سے سنگ گراں
پہاڑ اس کی ضربوں سے ریگ رواں

اس نامور سلسلہ کی اہم کڑی پر **شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ** کا اسم گرامی بھی مرقوم ہے۔ آپ نے منظر اسلام سے تکمیل دورہ حدیث کی سند حاصل کی بریلی شریف، گجرات اور وزیر آباد میں ذوق تدریس کی پیاس بجھائی اکثر ملی و مذہبی تحاریک میں فعال کردار ادا کیا قائد

اعظم آپ کی دعوت پر ہی وزیر آباد تشریف لائے آپ نے سلسلہ قیل وقال کے لیے وزیر آباد میں جامعہ نظامیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کی مدلل، حشو، محققانہ اور فلسفیانہ تقریر و تدریس میں فیضان رضا کی بہار و پھوار سے سامعین کے چہرے غنچوں کی طرح کھلے رہتے توجہ طلب بات ہے کہ پاکستان کے مدارس کے تدریسی ماحول میں سب سے زیادہ شہرت محدث اعظم کے دورہ حدیث شریف کو حاصل تھی جبکہ دورہ قرآن کریم علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ کا مشہور تھا۔

فیضان رضا کی تقدیس و تنویر میں مقدس و منور ہو کر شہر و مضافات کو نور علم میں جو بسا گئے وہ **فقیہ العصر حضرت مولانا تقدس علی خاں قدس سرہ** برصغیر پاک و ہند کے عظیم خانوادہ خانقاہ بریلی شریف کے چشم چراغ تھے۔ آپ کی شخصیت کے تعارف میں یہی امر کفائیت کرتا ہے کہ آپ مجدد اعظم کے تلمیذ رشید اور خلیفہ اجل ہونے کے ساتھ ساتھ نسبی لحاظ سے نواسے بھی تھے۔ منظر اسلام کے مہتمم بھی رہے جامعہ راشدیہ جو گوٹھ سندھ کے شیخ الجامعہ تھے اور حضرت حجۃ اسلام سے شرف دامادی بھی آپ کو حاصل تھا۔ نابغہ روزگار شخصیات آپ کے خرمن تلامذہ کے زمرہ میں شامل ہیں۔ فکر اعلیٰ حضرت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کی لسان ہو یا قلمدان دونوں ہمہ وقت فکر رضا اور خدمت مسلک اہل سنت میں ہمہ تن مصروف رہے۔

دین وملت کے وقار **علامہ وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ** مسلک رضا کے زبردست موید و حامل تھے۔ ابتدائی تعلیم منظر اسلام سے حاصل کی قبلہ سیدی اعلیٰ حضرت کے دست کرم پر بیعت کی ۱۹۳۸ تا ۱۹۴۷ء منظر اسلام میں مسند تدریس پر فائز رہے۔ بعد ازاں چٹاگانگ مشرقی پاکستان میں جامعہ احمدیہ سنیہ میں شعبہ تدریس سے منسلک رہے پھر روشنیوں کے شہر کراچی میں مرکزی دارالعلوم امجدیہ کے طلباء آپ کے بحر ذخار علم سے سیراب ہوتے رہے۔ آپ ناظم تعلیمات، شیخ الافتاء اور شیخ الحدیث کی مسانید پر بھی جلیس نشین رہے۔ آپ درس و تدریس، تحریر و تقریر، گفت و شنید کے خاکوں میں فکر رضا کا رنگ بھرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیتے تھے۔

دور افتادہ میں **حافظ العلوم علامہ جلال الدین قدس سرہ** کی خدمات بھی قابل صد تحسین ہیں۔ اگرچہ ظاہری بصارت سے محروم تھے لیکن خدائے لم یزل نے اس کے نعم البدل بصیرت قلبی سے خوب خوب نوازا تھا۔ 1946ء میں بریلی شریف میں دورہ حدیث شریف کی تکمیل فرمائی۔ محدث اعظم پاکستان، مفتی اعظم ہند اور حضرت صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمۃ سے اکتساب علم کیا آپ کو قبلہ مفتی اعظم ہند کی طرف سے اجازت روایت حدیث بھی تھی۔ منقولات و معقولات کتب کی تکمیل کے بعد وطن مالوف واپس آ کر جامعہ

محمدیہ نوریہ رضویہ کے نام کو سنگ و خشت کا لبادہ عطا فرمایا۔ 1962ء سے تادم وصال دورہ حدیث شریف پڑھاتے رہے۔ مسلک رضا پر نہایت حصلبانہ گرفت رکھتے تھے۔ پیغامات رضا کے ابلاغ میں آپ کے دارالعلوم کی انجام کردہ خدمات کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔

شریعت مصطفوی کی اس راہ ارشاد ابلاغ پر **حضرت علامہ مولانا مفتی غلام جان ہزاروی ثم لاہوری علیہ الرحمۃ** بھی اعلیٰ حضرت سے مستفید ہوئے۔ مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے شہرہ علم کی شنید سے بریلی شریف پہنچے۔ درس نظامی کی کتب اخیرۃ اور دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی قبلہ اعلیٰ حضرت نے آپ کی دستار بندی فرمائی اور سلاسل طریقت کی اجازت سے بھی ماذون فرمایا دارالعلوم مظہر اسلام میں مدرس اور مسجد بی بی جی میں امام خطیب مقرر ہوئے پاکستان صوبہ پنجاب کے ضلع ہزارہ میں آپ کو عہدہ قضا پر حکومت نے مامور کیا مگر دستبردار ہو گئے اور جامعہ نعمانیہ لاہور میں صدر مدرس اور شیخ الافتاء کی مسند پر جلوہ گر ہوئے اپنی تصانیف و تالیفات کی صورت میں اعلیٰ حضرت کے فیضان کو خواص و عوام تک پہنچایا۔ **فتاوی غلامیۃ، نور العینین فی سفر الحرمین، سیف الرحمانی علی راس القادیانی، دیوان غلامیۃ، نغمہ شہادت (غیر مطبوعہ)، القول المحتاط فی جواز الحیلۃ والاسقاط، رسالۃ اذان علی القبر و تعداد الجمعہ فی مساجد المصر** آپ کے علمی و قلمی شہہ پارے ہیں۔

فرق باطلہ کے خلاف تقریری و تحریری طور پر جہاد کرنے میں خلفائے اعلیٰ حضرت میں سے **مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا امام الدین قادری رضوی سیالکوٹی علیہ الرحمۃ** بھی نمایاں و عیاں ہیں۔ میدان تصنیف و تالیف کے شہہ زور تھے صاحب تصانیف عدیدۃ ہیں۔ جن میں سے اکثر زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکیں۔ لیکن **نصرۃ الحق، احتیاط الظہر، ہدایۃ الشیعۃ، الذکر المحمود فی بیان المولد المسعود** منظر عام پر آئیں جو کہ آپ کے زور قلم اور وفور علم پر دال ہیں

سیالکوٹ کے خانوادہ سادات کے درویش صفت عالم **مولانا صوفی قلندر علی سہروردی علیہ الرحمۃ** نے بھی منظر اسلام بریلی شریف میں اڑھائی سال کی اقامت کے دوران اعلیٰ حضرت کے علم کے بحر تلاطم سے خواب سیرابی حاصل کی سند خلافت سے بھی سرفراز ہوئے بعد ازاں دیار داتا علی ہجویری علیہ الرحمۃ لاہور میں جامع مسجد حضرت شاہ ابو المعالی قادری علیہ الرحمۃ اور مسجد چوہدریاں قلعہ گوجر سنگھ میں

خطیب رہے۔ آپ قلم کے دھنی تھے۔ **جمال الٰہی، سیاح لامکاں، میلاد الرسول، رسالۃ علم غیب، حلیۃ النبی ﷺ و اصحابہ، تذکرہ سہروردی، الفقر فخری، انوار سہروردیہ، پردہ نسواں** آپ کے قلمی شہکار ہیں۔

شیخ المشائخ حضرت مولانا سید فتح علی شاہ قادری قدس سرہ کی عملی شخصیت کی کاوش و کشش کشمیر و جموں میں عمیق دینی اثرات مرتب کرنے میں فعال رہی۔ آپ کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ مختلف مدارس میں کتب درس نظامی پڑھنے کے بعد دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں دورہ حدیث شریف کی تکمیل پر قرطاس فراغت حاصل کیا اعلیٰ حضرت کے دست اقدس پر بیعت کی اور خلف رشید بھی بنے سیالکوٹ کے نواحی علاقوں اور جموں و کشمیر میں مسلسل تبلیغی دورے فرماتے رہے۔ عوام و خواص کو مسلک اہل سنت اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا۔ تصانیف میں **معیار صداقت، چہل حدیث، سچا ایمان، مجموعہ وعظ (تین حصے)، اور مجموعہ اشعار** یادگار ہیں۔

جنت نظیر کشمیر کی وادیوں، گھاٹیوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں تک پیغام رضا کی ترسیل و تبلیغ میں **حافظ علامہ پیر محمد فاضل تاجدار ڈھانگری قدس سرہ العزیز** نے خون دل ایک کر دیا۔ درس دورہ حدیث شریف کے دوران قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ سے اکتساب فیض کیا بعد ازاں ڈھانگری شریف کشمیر میں اپنے تدریسی ذوق کی تکمیل کے لیے مدرسہ کی بنیاد رکھی جو کہ پورے کشمیر کا منفرد و یکتا فکر رضا کا حامل ادارہ ہے آزاد کشمیر میں آپ کے فیض ولایت کی بدولت مسلک اہلسنت کی بہار پروان چڑھی اور اس کی چوٹیاں نغمات رضا کی بازگشت سے گونج اٹھیں۔

منظر اسلام کے دینی تبلیغی فیضان کے سلسلہ میں **علامہ مفتی مختو احمد قدس سرہ العزیز** کا اسم گرامی بھی سرجہاد و منضبط ہے۔ بریلی شریف میں دورہ حدیث شریف قبلہ سیدی محدث اعظم سے کیا آپ بہت شریف الطبع، نہایت کم گو باعمل عالم دین تھے۔ آپ کو علم الفقہ اور علم المیراث میں ید طولی حاصل تھا۔ جامعہ قادریہ رضویہ میں تدریس فرماتے رہے فتاوی نویسی میں کمال درک حاصل تھا۔

حضرت قبلہ سیدی محدث اعظم کے دست راست **علامہ ابوالشاہ عبدالقادر قادری رضوی قدس سرہ العزیز** احمد آباد کے علمی خاندان کے سپوت تھے۔ پہلے جدت طبع کی طرف میلان تھا۔ محدث اعظم کی نظر آپ کو منظر اسلام کھینچ لائی پاکستان آ کر ایک بہت بڑے دارالعلوم جامعہ قادریہ رضویہ

کی تاسیس کے عمل سے بہرہ ور ہوئے۔ محدث اعظم کی نماز جنازہ کی امامت کا سہرا بھی آپ کی ہی جبین سعادت پر تابندہ ہوا۔

فخر المحدثین پروردہ فیضان رضا **بحر العلوم علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ** کی خدمات جلیلہ بھی قابل کتابت زریں آپ نے اجمیر مقدس اور بریلی شریف میں قبلہ محدث اعظم سے شرف تلمذ حاصل کیا اپنے والد گرامی صدر الشریعۃ علامہ امجد علی صاحب قدس سرہ سے بھی درسی کتابوں کے سلسلہ میں استفادہ کیا آپ کا ذوق علمی آپ کو جامعہ ازہر مصر اور مدرسہ حافظیہ سعیدیہ دادوں علی گڑھ لے گیا انڈیا میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور، دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف اور پاکستان میں جامعہ محمدی شریف جھنگ، جامعہ رضویہ منظر اسلام ہارون آباد اور دارالعلوم امجدیہ کراچی میں تدریسی مناصب پر فائز ہو کر یادگار اسلاف بن کر تعلیمات اسلاف سے طلباء کو بہرہ مند فرماتے رہے۔

صلحاء وصالحین کے احوال وسیر کو اسوہ حیات بنا کر فیضان اعلیٰ حضرت سے فیضیاب ہو کر اعجاز ولایت حاصل کرنے والے **شیخ الحدیث مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی علیہ الرحمۃ** قبلہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے خانوادہ عظیمہ میں سے تھے۔ بریلی شریف میں حضرت محدث اعظم کے سامنے زانوئے ادب طے کیا

اپنے برادر اکبر مفتی تقدس علی خاں سے بھی درس نظامی پڑھا، منتہی کتب اور دورہ حدیث کی تکمیل حضرت صدر الشریعہ کے زیر تلمذرہ کر فرمائی جامعہ نعیمیہ لاہور، جامعہ نعمانیہ لاہور میں مسند تدریس پر براجمان ہوئے شہر لاہور میں جامعہ گنج بخش اور جامعہ حامدیہ رضویہ ہر دو مدارس قائم فرمائے۔ مرکزی جمعیت علماء پاکستان اور ہفت روزہ جمعیت لاہور کے نگران بھی رہے۔

مناظر اسلام شیر اہلسنت مولانا عنایت اللہ قادری رضوی قدس سرہ العزیز کی پیرانہ سالی میں بھی شیر دلی مذاہب باطلہ پر شمشیر براں کی طرح کوندتی اور برستی تھی بریلی شریف میں حضرت محدث اعظم سے دورہ حدیث شریف پڑھا حضرت حجۃ الاسلام سے شرف بیعت حاصل تھا اور محدث اعظم سے شرف خلافت، آپ کی حیات مبارکہ کے ہر ہر لمحہ کو پاسبان مسلک رضا کی حیثیت حاصل تھی عقائد، دلائل، مکالمہ اور مناظرہ کے میادین کے علاوہ آپ جان و مال کے بھی شہہ زور تھے۔ مذاہب باطلہ کے بڑے بڑے نامور مناظرین کے برج گمنام لحد میں اتار دیے۔ سانگلہ ہل میں جامعہ نقشبندیہ رضویہ کی تاسیس سے منظر اسلام کی یاد تازہ فرمائی آپ کی تعمیر کردہ فن تعمیر کی نادر الوجود مسجد کے بلند و بالا مینار پر شجرہ عالیہ قادریہ برکا

رضویہ کے مشائخ کے اسماء مبارکہ لکھے ہوئے ہیں۔

شہزادہ اعلی حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا خاں کے مرید و خلیفہ صادق **استاد العلماء مولانا محمد معین الدین شافعی رضوی علیہ الرحمۃ** ہندوستان کے شہر بمبئی کے رئیس زادے تھے۔ بریلی شریف میں قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے زیر نگرانی مراحل علم کی تکمیل فرما رہے تھے کہ تقسیم ہند کے نتیجہ میں آپ کے ساتھ ہی پاکستان آگئے۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی تعمیر و تشہیر میں آپ کی مساعی ناقابل فراموش ہیں۔ جامعہ کے ناظم اعلی بھی رہے اور یادگار رضا جامعہ قادریہ رضویہ کے قیام میں بھی آپ کا مرکزی کردار رہا ہے۔

اعلی حضرت فاضل بریلوی کے شجر شریعت و طریقت سے **علامہ حافظ ابراہیم خوشتر زید مجدہ** بھی منسلک و متمسک ہیں۔ زندگی کی ابتدائی بہاروں میں ہی منظر اسلام بریلی شریف کے ساتھ سلسلہ علم و تعلم کے لیے وابستہ ہوگئے۔ تقسیم ہند کے بعد دورہ حدیث حضرت محدث اعظم سے کیا۔ راولپنڈی کے علاقہ گوجر خاں میں سلسلہ تدریس جاری فرمایا۔ بعد ازاں 1962ء تک ساہیوال میں ذوق معلمی پورا فرماتے رہے۔ پھر تعلیمات و پیغامات رضا کی تشہیر و تبلیغ کے لیے بیرون ملک سدھارے آپ کی کاوشوں سے ہی سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کا قیام عمل میں آیا۔ مفتی اعظم ہند نے آپ کو خرقہ خلافت سے بھی نوازا۔

دور حاضر میں یادگار اسلاف کی صورت میں **شیخ الحدیث حافظ عبدالرشید رضوی زید مجدہ** کا وجود مسعود بھی نعمت ہے۔ آپ جلیل القدر مدرس، محقق، بے مثل مناظر اور ماہر علم الکلام ہیں۔ درس دورہ حدیث شریف کے لیے دیوبند جانا چاہتے تھے کہ آپ کے والد علامہ محمد قطب الدین علیہ الرحمۃ نے امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ کی وساطت آپ کو صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی کی خدمت میں بھیجا حضرت صدر الافاضل ان دنوں آل انڈیا سنی کانفرنس کے سلسلہ میں بہت مصروف تھے انہوں نے آپ کو بریلی شریف قبلہ محدث اعظم کے پاس پہنچادیا سند فراغت کے حصول کے بعد جامعہ نقشبندیہ علی پور سیداں میں صدر مدرس مقرر ہوئے بعد ازاں اپنے آبائی گاؤں ضلع جھنگ میں جامعہ قطبیہ رضویہ قائم کیا حضرت محدث اعظم کے آستانہ عالیہ سے ملحق مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کے خطیب رہے ہیں آپ چراغ رضویت کی چلتی پھرتی شکل ہیں۔

ان علماء و فضلاء مفسرین و محدثین جن کا ہم نے مذکورہ سطور میں اجمالی سا خاکہ نقش کیا ہے کے علاوہ اور بھی سینکڑوں ایسے جواہر مکنون ہیں جنہوں نے فیضان رضا کے امین ہو کر اپنی زندگیوں کے شب و روز دین مصطفوی

کے لیے وقف کر دیے منظر اسلام کے مدرسین اور فارغ التحصیل طلباء کی کسی بھی میدان میں انجام کردہ خدمات جلیلہ کو قلمبند کرنا انجم شماری کے مساوی ہے جو کہ جوئے شیر لانے کے مترادف ہے کیونکہ اس امر کے لیے لاتعداد صفحات پر مشتمل سینکڑوں دفتر درکار ہیں اور ان علماء کے عدم تذکرہ پر ہمارا موضوع شکوہ تشنگی میں لب کشا ہی رہے گا لیکن طوالت مضمون کے پیش نظر بطور مشتِ نمونہ از خروارے بقیہ علماء کے صرف اسما گرامی پر اکتفا کے سوا ہمیں کوئی اور سبیل بھائی نہیں دیتی آفتاب علم وحکمت کے ان تابندہ و درخشندہ ستاروں میں سے مولانا غلام یزدانی، مولانا غلام یحیٰی ہزاروی، مولانا مختار الحق صدیقی ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا سید محمد یعقوب شاہ گجراتی، مفتی محمد نواب الدین فیصل آبادی، مولانا ولی النبی بیکی تورڈ شریف مردان، مولانا محمد الیاس سیالکوٹی، مولانا مطیع الرضا خاں راولپنڈی ، مولانا سید حیدر علی علی پور سیداں، مفتی ظفر علی کراچی ، مولانا محمد نواز آف بھکی، مولانا سید محمد منصور شاہ کشمیر اور مولانا سیف الدین کے اسماء گرامی قدر بھی راقم کے کہنہ حافظے کے قرطاس پر مرقوم ہیں چونکہ علماء کا یہ لامتناہی سلسلہ ہے تو جن تک ناچیز کی نظر مطالعہ اور ید عاملہ کی رسائی نہ ہو سکی ان کی خدمت عالیہ اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے سبب گلدستہ معذرت بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں لیکن اتنا کہنے میں تو میں حق بجانب ہوں کہ شہر بریلی کے منبع علم وحکمت سے فارغ التحصیل علماء و محققین علوم وفنون اور عشق مصطفوی کی ایسی شمعیں فروزاں کر گئے جو راہ علم کے سنگ میل ثابت ہوئیں اور سپیدہ صبح کی مثل ان کے اجالے راہ گذاروں کے لیے مینارہ نور کی حیثیت پا گئے یہ سب کیا ہے نظر وفکر رضا کے ابدی کرشمے ہیں جو مخالفین اسلام اور معاندین اہلسنت کو سیل آب کے خس وخاشاک کی طرح بہا کر لیے جا رہے ہیں۔

درحقیقت منظر اسلام ضیغم اسلام تاجدار بریلی کی کچھار ہے جس تک مخالف ومعاند بہائم کی جرات رسائی بھی نہ ہو سکی اگرچہ وہ طفلان نابلد کی طرح دور سے ہی بزدلانہ سنگباری کو شیوہ حیات بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن آج تک ان کے تمام تر نشانے خطا ہی گئے جبکہ بریلی کی اس کچھار سے شیر کی ایک ہی دھاڑ گستاخان رسول کے چہروں کو لقوہ کی زد میں لے آئی۔ کیونکہ

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

کتب لغت وادب کی اوراق گردانی کے دوران یہ بات بھی زیر مطالعہ آتی ہے کہ "ہما" نامی پرندہ جس کے سر سے گزر جائے تو وہ شہنشاہ بن جاتا ہے تو منظر اسلام وہ حقیقی "ہما" ہے کہ جو طالب علم اس کے درس و تدریس کے ماحول سے گذر جاتا ہے وہ علوم وفنون کے میدان کا حمالہ بن جاتا ہے۔

اس "خانقاہ عما" نے جس کو بھی اپنے مخصوص تصدق سے لے لیا وہ رنگ و نور (صبغۃ اللہ) میں رنگا گیا کوئی مفتی اعظم ہند سے ملقب ہوا تو کسی کو مفسر اعظم ہند کا خطاب ملا کوئی محدث اعظم پاکستان کہلایا تو کوئی شیخ القرآن، کسی کو شیر بیشہ اہلسنت پکارا گیا تو کسی کو ملک العلماء کے نام سے یاد کیا گیا۔ اگر سیاست کے افق کے دریچوں سے جھانک کر دیکھا جائے تو بھی خانوادہ رضویت کے ستاروں کی پاک و ہند کی تمام تر تحاریک میں مساعی جلیلہ جلیل تر ہیں حتیٰ کہ ایام قیام پاکستان میں جب علمائے نجد و دیوبند اور ارباب حکومت ہند آپس کی گٹھ جوڑ میں "من تراحاجی بگویم تو مرا ملا بگو" کا مصداق بنے ہوئے تھے۔ اس آڑے وقت تعلیمات مجدد الف ثانی کی روشنی میں دو قومی نظریہ کو حرز جاں بنا کر انگریز اور ہندو قوم اور ہر دو قوم نواز علماء کے نظریات کا ابطال و استیصال کرنے والے پروردہ ہائے نگاہ مجدد اعظم ہی تھے۔ جنہوں نے لیل و نہار کا امتیاز ختم کر کے مسلم قوم کی تاریک راتوں کو جلووں کا سویرا بنا دیا۔

یاد رہے اس مرکز علم و فن کی یہ طالع مندی اس کے بانی اوحد العلماء الربانیہ افرد العلماء الحقانیہ مجدد اعظم حضرت امام الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے علم و فضل اور نظر ولائیت پر منتج ہوتی ہے۔

یہ اس بوریا نشین مخل مغفرہ کے مکین مرد قلندر کی نگاہ قلندرانہ اور انداز خسروانہ کا کمال ہی تھا کہ بام منظر اسلام پر نصب شدہ پرچم اعلیٰ حضرت نے جس انداز سے اپنی ہواؤں کے دامن کو لہرایا اس سے پاک و ہند تو کیا عالم ہست و بود کے قصر نجد و دیوبند اور کاخ شیعیت و قادیانیت لرزہ براندام ہو گئے اور منظر اسلام کی ہیبت و جبروت کو حالات کے خطرناک ترین دھاروں نے بھی خراج محبت پیش کیا۔

پس صد سالہ جشن منظر اسلام پر لا تعد و لا تحصی ہدیہ تبریک کے ہار اس کے گلو ناز میں تا ابد آویزاں رہیں صد سالہ عرصہ حیات کے طے ہونے سے دنیوی صحیفہ حیات ملفوف نہیں ہو جایا کرتے بلکہ گزشتہ صدی سے کسل و تساہل کے کچھ نگریزے نکال کر جراتوں اور کامیابیوں کی سخت چٹانوں پر آئندہ صدی کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور پھر نئی صدی کے تازہ جھونکے نئی بہار اور تر و تازگی کے پیامبر ہوتے ہیں افق کی وسعتیں بھی مزید وسیع ہوتی ہیں تو جامعہ رضویہ منظر اسلام کے شعبہ ہائے علوم و فنون کے اشتغال عملیہ کا دائرہ کار اور ان کے گرد تشنگان علم کا حلقہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

بقول علامہ اقبال علیہ الرحمۃ

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

حواشی

(1) "پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج نے پروفیسر خالد بزمی کو خط لکھا جس میں اعتراف کیا کہ کتاب "تقویۃ الایمان" انگریزوں نے مفت تقسیم کی" (مولانا اسمٰعیل اور تقویۃ الایمان ص 1)

(2) اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے "تحذیر الناس ص 14"

(3) (مدرسہ دیوبند کے کارکنوں اور مدرسین کی اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ (انگلینڈ) کے قدیم ملازم اور حال پینشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی "سوانح قاسمی جلد 2"

جیسا کہ آپ حضرات (مولوی قاسم بانی مدرسہ دیوبند و مولوی رشید احمد گنگوہی سرپرست مدرسہ دیوبند) اپنی مہربان سرکار (انگلینڈ) کے دلی خیرخواہ تھے تازیست دلی خیرخواہ ہی ثابت ہوئے (تذکرۃ الرشید ص 79)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب انگریزوں سے چھ سو روپیہ ماہوار لیا کرتے تھے (مکالمۃ الصدرین مولانا شبیر احمد عثمانی)

تمت

صفر المظفر ۱۴۲۲ھ ، مئی 2001ء
الناشر: سنی رضوی کتب خانہ گلشن کالونی فیصل آباد

المدینہ لائبریری
کتاب نمبر ۱۶۹
نزد جامع مسجد نوری بریلی
0323-6895230,0321-7031640

دینی تعلیم کا معیاری ادارہ

جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام

حفظ و قرأت

کی کلاسیں ۱۰ شوال سے شروع ہونگی

خوشگوار صاف ستھرا ماحول، محنتی اساتذہ کی زیرنگرانی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام ہے۔

داخلہ شروع ہے

اپنے بچوں کو حفظ القرآن کیلئے یہاں داخل کروائیں

منجانب:۔ مہتمم جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام رجسٹرڈ

گلشن کالونی بالمقابل بڑا قبرستان نزد ملت روڈ فیصل آباد فون: ۶۲۸۳۱۹

برائے ایصالِ ثواب

دادا جان، دادی جان
امی جان، بھائی جان

ہمشیرہ محترمہ

منجانب:

غلام یٰسین رضا

سراج لائٹ سروس

ٹاور روڈ۔ محلہ نگہبان پورہ۔ فیصل آباد فون ۴۴۷۸۸۹۰۵